حقیقی خوشی !

محمد یاسر حبیب

رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں والا مہینہ آیا اور آ کر چلا گیا، ماہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی میزبانی فرماتا ہے اور انہیں عید الفطر جیسی نعمت عطا کرتا ہے۔ بلاشبہ یہ عید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطیہ ہے اپنے بندوں کے لیے، دنیا میں تمام مسلمان اس موقع پر اپنے لیے اور اپنے اہل و عیال کے لیے نئے کپڑے وغیرہ خریدتے ہیں، اور وہ لوگ جو اتنی استطاعت نہیں رکھتے کہ وہ اپنے لیے یا اپنے گھر والوں کے لیے نئے کپڑے خرید سکیں وہ بھی اس دن صاف ستھرے کپڑے پہن کر دوسروں کی خوشیوں میں شامل ہوتے ہیں۔

ایک واقعہ جو بہت پہلے کسی جگہ پڑھا تھا اس واقعہ کو پڑھیے شاید اس واقعہ کو پڑھ کر ہماری عید میں وہ لوگ بھی شامل ہوسکیں جو غربت کے باعث عید کی اس خوشی میں شامل نہیں ہوسکتے ممکن ہے یہی چیز ہماری نجات کا باعث بن جائے۔

''عید کا دن ہے، مدینہ کی گلی کوچوں میں ہر طرف چہل پہل ہے، مسلمان نوجوان بوڑھے اور ہوشیار بچے صاف ستھرے کپڑے پہنے عیدگاہ کی طرف جارہے ہیں، مدینہ کی گزرگاہیں تکبیر و تہلیل کی صداؤں سے گونج رہی ہیں، ایک راستے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی عیدگاہ عید کی دوگانہ ادا کرنے کے لیے جارہے ہیں، چلتے چلتے ایک مقام پر بے اختیار آپ ﷺ کے قدم مبارک رک گئے، آپ ﷺ نے دیکھا کچھ بچے بڑی بے فکری سے اچھے اچھے کپڑے پہنے کھیل کود میں مگن ہیں مگر ایک لڑکا ان سب سے الگ تھلگ بیٹھا ہے، میلے کچیلے کپڑے پہنے سارے بچوں کو حسرت سے دیکھ رہا ہے۔

رحمت عالم ﷺ اس مصیبت کے مارے لڑکے کے پاس پہنچے، اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور فرمایا ''بیٹے! تم کھیلتے نہیں؟ تم نے کپڑے نہیں بدلے بیٹا، تم اتنے غمگین کیوں ہو؟'' بچے نے سر اٹھا کر دیکھا اور فوراً آنکھیں جھکا لیں، ہمدردی کا برتاؤ دیکھ کر اور جملے سن کر بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور ٹالتے ہوئے بولا...... ''چچا جان میری قسمت میں کھیل اور خوشی کہاں؟ اور یہ کہہ کر وہ بچہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

خدا کے رسول ﷺ کا دل بھر آیا، آپ ﷺ نے لڑکے کو سینے سے چمٹا لیا اور فرمایا ''بیٹے! بتاؤ تو سہی، تمہیں کیا دکھ پہنچا ہے آخر تم پر کیا مصیبت آ پڑی۔ بچے نے جواب دیا ''حضور! میں ایک یتیم بچہ ہوں، میرے والد نہیں ہیں اور میری والدہ...... یہ کہہ کر اس کی آواز بھرا گئی اور وہ جملہ پورا نہیں کرسکا۔ خدا کے رسول ﷺ نے بچے کو دیکھ کر اپنے کچھ اور قریب کر لیا اور فرمایا ''بیٹے تمہارے والد کا انتقال کب ہوا؟''

اس لڑکے نے جواب دیا ''حضور! میرے والد ایک جنگ میں کافروں سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے اور میری والدہ نے دوسرا نکاح کر لیا اور میرے والد کا چھوڑا ہوا سامان لے کر اپنے نئے گھر میں چلی گئیں، میں بھی خوش خوش اپنی والدہ کے ساتھ گیا مگر چند ہی دن کے بعد میرے دوسرے والد نے مجھے گھر سے نکال دیا، اب میرا نہ کوئی گھر ہے اور نہ ہی ولی سرپرست، اب مجھ پر ترس کھانے والا کوئی نہیں۔''

بچے کے حالات سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار اور محبت سے اس بچے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا ''بیٹے کیا تم یہ

پسند کرو گے کہ محمد ﷺ تمہارے والد بن جائیں اور عائشہ تمہاری والدہ بن جائیں ،فاطمہ تمہاری بہن بن جائیں اور حسن وحسین تمہارے بھائی بن جائیں۔''

محمد ﷺ کا نام سنتے ہی بچے نے عقیدت وحیرت کے ساتھ آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھا اور انتہائی عاجزی اور احترام سے بولا۔یارسول اللہ! مجھے معاف کردیجئے ،پہلی دفعہ میں نے آپ کی بات کا جواب بڑی بے توجہی سے دیا تھا،دراصل میں آپ کو جانتا نہ تھا،یارسول اللہ! میرے والد ہزار بار قربان ہیں خدا کے رسول پر،حضرت عائشہ سے اچھی والدہ کہاں ملیں گی ،حضرت فاطمہ سے اچھی بہن اور حضرت حسن وحسین سے اچھے بھائی کہاں میسر ہوں گے ،مجھ سے زیادہ خوش نصیب کون ہوگا اگر خدا مجھے ایسا خاندان دلوائے......یہ کہہ کرلڑکے کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تیر نے لگے۔

خدا کے رسول ﷺ نے بچے کا ہاتھ پکڑااوراپنے ساتھ گھر کی طرف لے کرروانہ ہوئے ،اورگھر پہنچ کرحضرت عائشہ سے فرمایا:''عائشہ!اس بچے کوکپڑے پہناؤاورکھانا کھلاؤ۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مشفقانہ برتاؤ ہمیں درس دیتا ہے کہ آج ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں اور دیکھیں کہ آج بھی ہمارے اردگرد ایسے کتنے بچے ہیں جو یتیم بھی ہیں اور لاوارث بھی ،جن پر توجہ دینا اوران کی دلجوئی کرنا ہماری اخلاقی اور دینی ذمہ داری ہے۔آیئے اس خوشی کے موقع پر ہم اپنی خوشیوں میں ان لوگوں کوبھی شامل کریں ،جونادار اور یتیم ہیں،جن کے لیے تمام دن ایک سے ہیں خواہ وہ عید کا دن ہو یا پھرکوئی اور دن ،ہمیں چاہئے اس موقع پر ہم ایثار کا مظاہرہ کریں تاکہ عید کے دن،حقیقی معنوں میں ہم سب عید کی خوشی میں شامل ہوسکیں......!!!